تقریر کے ساتھ میوزک لگانے کا حکم

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

آج کل عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ اسلامی بیانات میں بیان کے ساتھ ساتھ اس کے بیک گراؤنڈ میں معمولی سی میوزک لگائی جاتی ہے اور اس میوزک کے لئے موسیقی کے آلات استعمال ہوتے ہیں تو شرعا اس کا کیا حکم ہے۔

المستفتی: مولانا اسد اللہ (صوابی)

الجواب حامدا ومصلیا

خالص میوزک (موسیقی) جس میں آلات موسیقی استعمال کئے گئے ہوں، بذات خود ناجائز اور حرام ہے چاہے وہ تقریر کے ساتھ ہو یا نعت کے ساتھ ہو، اس لئے کہ شریعت مطہرہ نے موسیقی سے بہت سختی سے منع فرمایا ہے لہذا صورت مسئولہ میں آج کل اسلامی بیانات کے ساتھ جو ایسی میوزک لگائی جاتی ہے جس میں باقاعدہ موسیقی کے آلات استعمال کئے جاتے ہوں، وہ حرام اور ناجائز ہے اس سے اجتناب کرنا چاہیے، البتہ نظم، نعت وغیرہ میں خوبصورتی پیدا کرنے کے لئے پس منظر میں ایسی آواز پیدا کرنا جو آلات موسیقی سے پیدا نہ ہو بلکہ کسی اور چیز سے ہو جیسے نعت خوان کی اپنی آواز یا اس کے ساتھ دیگر موجود ساتھیوں کی آواز کو ایکو ساؤنڈ سسٹم کے ذریعے گونج یا سریلی و نغمائی آوازوں میں تبدیل کرنا فی نفسہ مباح ہے۔

كمافي سنن الترمذي:

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا فَعَلَتْ أُمَّتِي خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا البَلَاءُ» فَقِيلَ: وَمَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «إِذَا كَانَ المَغْنَمُ دُوَلًا، وَالأَمَانَةُ مَغْنَمًا........وَاتُّخِذَتِ القَيْنَاتُ وَالمَعَازِفُ.

[باب ماجاء في علامة المسخ والخسف، ج4، ص494، ط: دار الفكر]

وفي سنن ابن ماجه:

عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ، " فَسَمِعَ صَوْتَ طَبْلٍ، فَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ، ثُمَّ تَنَحَّى، حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

[باب الغناء والدف، ج1، ص613، ط: دارالفكر]

Scanned with CamScanner

وفی الدر المختار:

وَفِي السِّرَاجِ وَدَلَّتْ الْمَسْأَلَةُ أَنَّ الْمَلَاهِيَ كُلَّهَا حَرَامٌ وَيُدْخَلُ عَلَيْهِمْ بِلَا إذْنِهِمْ لِإِنْكَارِ الْمُنْكَرِ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ صَوْتُ اللَّهْوِ وَالْغِنَاءِ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ النَّبَاتَ.

[كتاب الحظر والاباحة، ج6،ص328،ط:ایچ ایم سعید]

وفي بدائع الصنائع:

وَدَلَّتْ الْمَسْأَلَةُ عَلَى أَنَّ مُجَرَّدَ الْغِنَاءِ مَعْصِيَةٌ وَكَذَا الِاسْتِمَاعُ إلَيْهِ وَكَذَا ضَرْبُ الْقَصَبِ وَالِاسْتِمَاعُ إلَيْهِ أَلَا تَرَى أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - سَمَّاهُ ابْتِلَاءً.

[كتاب الاستحسان، ج6،ص513،ط:دار الكتب]

والله اعلم بالصواب

الجواب صحيح | **الجواب صحيح** | **الجواب صحيح**

كتبه:محمد اشرف

المتخصص فی الإفتاءللسنة الثانية

جامعةالعلوم الاسلامية

سوهان اسلام آباد

14ربیع الاوّل/1444ھ

Scanned with CamScanner